باب-06

لادینیت

(Atheism)

تفسیر صدیقی میں مولانا عبد القدیر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"۔۔۔دیکھو! جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ روتا ہے اور منہ کھول کر چاروں طرف دیکھتا ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے کہ کوئی ہے جو میرے کام آئے گا، میری فریاد ضرور سنے گا۔ مجھے دودھ دے گا۔ پھر جوں جوں بڑا ہوتا ہے اپنی ماں کو رزاق اور رب سمجھتا ہے۔ تھوڑا اور بڑا ہوتا ہے تو اپنے باپ کو رب خیال کرنے لگتا ہے۔ اور مزید بڑا ہوتا ہے تو ملک چلانے والوں کی طرف توجہ کرنے لگتا ہے۔ پھر کائنات میں نظر آنے والے مختلف عناصر میں اپنے معبود کو تلاش کرنے لگتا ہے۔ آخر میں تمام عالم کے محتاج الیہ کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اور یوں سارے جہاں کے معبود کی طرف رجوع کرلیتا ہے۔ گویا ہر قدم پر ایک معبود یا محتاج الیہ متعین کرتا ہے۔ اس تعین یا Assessment میں غلطی بھی کرتا ہے۔ دیکھو! معبود کے لیے اُس کی یہ طلب فطری ہے اور اُس کا تعین عقلی۔ تعین میں غلطی لگتی ہے مگر جب تمام تعینات سے ہاتھ اٹھالیتا ہے تو اصلی اور حقیقی معبود کی طرف راہ نکل آتی ہے۔ لیکن کیا سمجھ پاتا ہے؟ بس اتنا کہ "وہ ہے"۔۔۔ اور اس کا یہ 'ہے' سمجھنا ہی "وجود" پر دلالت کرتا ہے۔۔۔"

یوں یہ واضح ہوا کہ انسان کی عقل یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ اس کائنات کا کوئی تو خالق ضرور ہوگا اور اس کی فطرت اپنے معبود کا تقاضہ کرتی ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب اسی بات کا پیغام دیتے ہیں کہ اس کائنات کا خالق ہے، اور وہ "خدا" ہے۔ اس کا وجود بالذات ہے۔ باقی سب جو کچھ ہے اُسی کی تخلیق ہے۔ اور اُسی کی ذات لائقِ عبادت ہے۔

بہت کم لوگ ایسے ہیں جن میں معبود کی سرے سے طلب ہی نہیں پائی جاتی اور نہ ہی ان کی سوچ کا راستہ درست ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو لادین یا Atheist کہتے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ یہ سب اپنی اس سوچ پر بہت فخر بھی کرتے ہیں۔ غالباً اس کی وجہ ان کا اپنے آپ کو مختلف دکھائی دینے کی خواہش میں مبتلا ہونا ہے۔ تاہم یہ ضرور دیکھنا چاہیے کہ دنیا کی 7 بلین کی آبادی میں ایسے "عقلِ کُل" افراد کا کیا تناسب ہے!

Siddiqi Publications

لادینیت کی سوچ رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ "دہریہ" کا نام دیتا ہے۔ کیوں کہ یہ لوگ صرف دہر یعنی زمانے تک ہی اپنے آپ کو محدود رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ قرآن مجید میں ان کے متعلق فرماتا ہے، **وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ**، یعنی، اور وہ [دہریے] کہتے ہیں: ہماری دنیوی زندگی کے سوا کچھ نہیں، ہم یہیں مرتے اور جیتے ہیں، اور ہمیں زمانے کے سوا کوئی ہلاک نہیں کرتا، ان [دہریوں] کو اس کا کچھ بھی علم نہیں، وہ صرف خیال و گمان سے کام لے رہے ہیں، (الجاثیہ: ۲۴)۔ ظاہر ہے کہ جس کی سوچ اس قدر محدود ہو تو پھر خدا اور آخرت کا تصور اس کی بس سے باہر ہی ہو گا۔

ایسے لوگوں سے متعلق ایک لطیفہ یاد آتا ہے۔۔۔ لادین ٹیچر نے کلاس میں اپنے شاگردوں سے پوچھا، کیا میں تم لوگوں کو نظر آرہا ہوں؟ بچوں نے جواب دیا، جی نظر آرہے ہیں۔ پھر ٹیچر نے سوال کیا، کیا تم لوگوں کو اللہ نظر آرہا ہے؟ بچوں نے جواب دیا، جی نہیں سر۔ ٹیچر نے کہا، "ہوتا تو نظر آتا"۔۔۔ ایک بچہ عقلمند تھا۔ وہ کھڑا ہوا اور اس نے اپنے ساتھیوں سے سوال کیا، دوستو! کیا تمھیں ٹیچر نظر آرہے ہیں؟ بچوں نے جواب دیا، جی نظر آرہے ہیں۔ پھر اُس نے پوچھا کیا تمھیں ٹیچر کی عقل نظر آرہی ہے؟ بچوں نے جواب دیا، نہیں۔ عقلمند بچے نے کہا، "ہوتی تو نظر آتی"۔

لادینیت اور دہریت سے ملتی جلتی چند اور اصطلاحات بھی ہمارے سامنے آتی ہیں۔۔۔ جیسے ملحد۔ ملحد وہ ہوتا ہے جو ایک بار دین اختیار تو کرتا ہے لیکن بعد میں وہ اس سے منحرف ہو جاتا ہے۔ ملحد کی اصطلاح کو انحراف یعنی Deviation کے معنوں میں ہی دیکھا جاتا ہے۔ کسی دین سے انحراف کرنا الحاد ہے اور الحاد کرنے والے کو ملحد کہتے ہیں۔

اسی طرح ایک اصطلاح سیکولر ہے۔۔۔ سیکولر وہ نہیں جو کسی مذہب کو نہیں مانتا۔ بلکہ سیکولر وہ ہے جو کہتا ہے کہ کسی مذہب کا چناؤ ایک انسان کی ذاتی پسند ہوتی ہے، اور وہ بندہ اس بات کا حق بھی رکھتا ہے۔ یوں ایک سیکولر، مختلف مذاہب پر چلنے والوں کے لیے رواداری اور ایک احترام کا جذبہ ظاہر کرتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ایسا کرنا اس کے لیے وقت اور حالات کی ضرورت ہوتی ہے۔ سیکولرزم کا جذبہ ظاہر کرنے کی ضرورت عام طور پر اُن ہی جگہوں پر زیادہ محسوس ہوتی ہے جہاں مختلف مذاہب کے لوگ ساتھ ساتھ رہتے بستے ہیں۔ اور وہ مذہب کے نام پر ایک دوسرے کے درمیان کوئی تنازعہ نہیں چاہتے۔ ایسے ممالک جن میں اس طرح کا ماحول موجود ہو تو وہ باقاعدہ ایسا قانون بھی بنا لیتے ہیں جس کے تحت حکومت کسی بھی مذہبی گروہ کی سرپرستی نہیں کرتی۔ ایسا ملک Secular State کہلاتا ہے۔

Siddiqui Publications